ہمیں نہیں معلوم کہ حاملِ قرآن ہونے کے واقعی مطالبات کیا ہیں۔ ہم قرآن مجید کی آفاقی دعوت کو فقہاء کی انسانی تعبیرات کا مماثل یا اس کا متبادل سمجھنے کی غلطی میں مبتلا ہیں لہذا دینی معاشرہ کے نام پر فی الفور ہمارے ذہنوں میں ایک ایسے معاشرے کا تصور ابھرتا ہے جہاں قدیم فقہاء کے دواوین اچانک قانون بن گئے ہوں۔ ہم جب تک انسانی تعبیرات کو وحی کا ہم پلہ سمجھتے رہیں گے اور جب تک راست وحی کے بجائے تعبیرات انسانی پر ہمارا انحصار باقی رہے گا دنیا کی کوئی قوت ہمارے جاری زوال پر روک نہیں لگا سکے گی۔

د نظام امریکی اسلام کی آواز د لگی

ئی یہ ایک ایسے کمزور ندہ طرف دعوت کے ساتھ چلتا ات

کرتا ہے۔ خامنئ نماؤں ہے۔ گزشتہ چند سالوں خود ساختہ مسلم

مسی وں اور گئی ہے۔ م لوا عینک سے دیکھنا پسند ہیں ر جو بڑی بے

شر سے نیا کا رار دیتے ان کے نز کہنا چاہیے، ان کے لئے صد حریت کے علمبردار

کے نہیں امریکہ ان خود کو اہل فکر سمجھتے ہیں اور ساری د کو یہ ور کرنے پر تلے

کہ عراق پر امر ذریعہ دراصل ریک صلاح کے لئے راہ ہموار ہوگی اس سے بھی آگے بڑھ کر

اد مسلم دانشور امریکہ کے ساتھ امریکہ کے ک میں ونے کو دینی فریضہ گر بر خیال کا

ہیں کہ امریکی حیثیت سے ان پر یہی عائد ہوتا ہے۔ یہ تو سلام کے ایک نامانوس لب

جس ہم ام اسلام تے ہیں۔

البتہ ے شہروں، لک کے دارالحکومت مثلاً ریاض سلسلے

ت پائے جا و بالکل ہی کہانی سنا تے ہیں۔ عالم اسلام امریک بداد

جاتا ہے اور عام یہ ہے ں لڑی جا رہی جنگ ظالم بلکہ

درمیان معر سے ہیں

عناصر صرف ۱

اسلام نے اس

نمازیں